UNIVERSAL LIBRARY
OU_226035
UNIVERSAL LIBRARY

گلزارِ معرفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التماس جامع اوراق

بعد حمد و صلوٰۃ یہ نیاز احمد معترف بہ تقصیرات احقر متوسلین و کمترین مقتبسین حضرت امام العارفین مقدم الراسخین کرج الاولیا تاج الکبرا زبدۃ الواصلین قدوۃ الکاملین شیخ المشایخ سید السادات جنید الزمان بایزید الدوران سیدی و سندی و معتمدی و مستندی ذخیرۃ یومی و غدی مکان الروح من جسدی حضرت مرشدنا و مولانا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ المہاجر تھانوی مولداً المکی موطناً الفاروقی نسباً الحنفی مذہباً الصوفی مشرباً ادامہ اللہ تعالے کاسمہ الشریف امداداً من اللہ علی العباد افاضۃ علی طالبی الرشاد خدمت مین اخوان طریقت و علان الحقیقت کے عرض رسا ہے کہ حضرت پیر مرشد محتشم الیہم دام ظلہم کا کلام منظوم ہدایت مفہوم اس کثرت سے ہے کہ اُس کا احصا و ضبط دشوار ہی مگر احقر کو کچھ متفرق و منتشر اوراق ہاتھ لگ گئے بغرض انتفاع و استمتاع و احتفاظ و التذاذ دوسرے پیر بھائیون وغیرہ کے جی مین آیا کہ اُن اوراق کو جمع کر کے اُنکی خدمت مین پیشکش کرون اور نام اس مجموعہ کا گلزار معرفت رکھا بڑی غرض اس سے حضرت قبلہ پیر مرشد کی رضامندی ہے ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف ٭ یرحم اللہ عبداً قال آمینا

مناجات

آلہی یہ عالم ہے گلزار تیرا
عجب نقش قدرت نمودار تیرا

جہان لطف گل ہی وہین خار غم ہی
ہی گل خار مین گل مین ہی خار تیرا

عجب رنگ بیرنگ ہر رنگ مین ہی
یہ ہی رنگ صنعت کا اظہار تیرا

خوشی غم مین رکھی ہی اور غم خوشی مین
عجب تیری قدرت عجب کار تیرا

یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے
ہی پردہ مین روشن سب انوار تیرا

یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہی یارب
ترے نور کو سمجھین اغیار تیرا

بہر رنگ ہر شے مین ہر جا پہ دیکھو
چمکتا ہے جلوہ قمر وار تیرا

نہین وہ جگہ اور نہین وہ مکان ہی
کہ جس جا نہین ذکر و اذکار تیرا

تو ظاہر ہی اور لاکھ پردہ مین ہی تو
تو باطن ہی اور سخت اظہار تیرا

تو اول نہین ابتدا تیرا یارب
تو آخر نہین انتہا کار تیرا

تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن
تو ہی ہے تو ہی یا کہ آثار تیرا

نظر کو اٹھا کر جدھر دیکھتا ہون
تجھے دیکھتا ہون نہ اغیار تیرا

آلہی مین ہون بس خطاوار تیرا
مجھے بخشش ہے نام غفار تیرا

عفو کس سے چاہے گنہگار تیرا
کہو کس سے چھوٹے گرفتار تیرا

آلہی بتا چھوڑ سرکار تیری
کہان جاوے اب بندہ ناچار تیرا

نگاہ کرم ٹک بھی کافی ہی تیری
مین ہون بندہ گرچہ بہت خوار تیرا

دوا یا رضا کیا کرون مین آلہی
کہ دارو بھی تیری اور آزار تیرا

مرض لادوا کی دوا کس سے چاہون
تو شافی ہے میرا مین بیمار تیرا

مین ہون چیز تیری جو چاہے سو کر تو ۔ تو مختار میرا مین ناچار تیرا
آلہی مین سب چھوڑ گھر بار اپنا ۔ لیا ہے پکڑا تو در بار تیرا
سوا تیرے کوئی نہین میرا یارب ۔ تو مولے ہے مین عبد بیکار تیرا
کہان جاوے جسکا نہو کوئی تجھ بن ۔ کسے ڈھونڈھے جو ہو طلبگار تیرا
کیا اپنے در سے اگر دور اُسکو ۔ کدھر جاوے عاجز یہ ناچار تیرا
نہ پوچھے سو انیک کارونکے گر تو ۔ کہان جاوے بندہ گنہگار تیرا
گناہون نے ہر طرف سے مجکو گھیرا ۔ سُنا جب سے ہے نام غفّار تیرا
رہے گا نہ کچھ نقد عصیان سے میرا ۔ لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا
دلیر ہم گناہون پہ کیونکر نہو دین ۔ کہ ہے نام غفّار و ستّار تیرا
سدا خواب غفلت مین سوتا رہا مین ۔ نہ اکدم ہوا آہ بیدار تیرا
چلا نفس و شیطان کے احکام پر مین ۔ نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا
بُرے کام مین عمر افسوس کھوئی ۔ کیا مین نہ اچھا کوئی کار تیرا
نہ رسوا ہون جیسا یہان حشر کو بھی ۔ نہ ہون جبکہ ہو عام دربار تیرا
مری مشکلین ہووین آسان اکدم ۔ جو ہو جا کرم مجھپہ اک بار تیرا
خبر لیجیو میری اُسدم آلہی ۔ کھُلے جبکہ بخشش کا بازار تیرا
ہون ظلماتِ عصیان سے حسنات روشن ۔ جو ہو مہر رحمت نمودار تیرا
کہان میرے عصیان کہان تیری رحمت ۔ کہان خس کہان بحر زخار تیرا
لگے کرنے کافر بھی امیدِ بخشش ۔ لگے ہونے جب رحم اظہار تیرا
گنہ میرے حد سے زیادہ ہین یارب ۔ مجھے چاہیے رحم بسیار تیرا
نہ ڈر دشمنون سے رہا مجکو جب سے ۔ کہا تونے مین ہون مددگار تیرا
تمنا ہے اسبات کی مجکو ہردم ۔ کہ دل سے زبان پر ہو اذکار تیرا

ترا نام شیرین حلاوت ہی دل کی
ہر اک بات سے خوش ہی تکرار تیرا

الٰہی رہے وقت مرنے کے جاری
بتصدیق دل لب پہ اقرار تیرا

نہ کوئی مرا ہی نہ مین ہون کسی کا
تو میرا مین عاجز دل افگار تیرا

تو میرا مین تیرا مین تیرا تو میرا
ترا فضل میرا مرا کار تیرا

نہین مین تو ہی ہی تو ہی ہی نہین مین
تو ہے نور میرا مین آثار تیرا

مین ہون عبد تیرا تو معبود میرا
تو مسجود مین ساجد زار تیرا

الٰہی بچا قہر سے اپنے مجکو
کہ ہے عفو بخشش کرم کار تیرا

یہ جور و جفا ہم سے ہمپر ہے یارب
نہین ظلم اور جور اطوار تیرا

بدون کو کرے نیک نیکون کو بد تو
ببر ہے بے نیازی کا بازار تیرا

نہین کافرون کو جو توفیق ایمان
کہ ہے نام قہار و جبار تیرا

حکومت ہوئی اسکو حاصل جہان کی
ہوا جو کوئی حکم بردار تیرا

فنا ہوگیا جو تری دوستی مین
تو ہے یار اسکا وہ ہے یار تیرا

دو عالم خریدار ہو اسکا بیشک
جو ہو نقد جان سے خریدار تیرا

کھلی اسکی آنکھین کرین بند جسنے
عیان ہو نہان اسپہ اسرار تیرا

الٰہی رہا ہوش اسکو کسی کا نہ اپنا
الٰہی ہوا جو کہ ہشیار تیرا

الٰہی مجھے ہوش دے اب تو ایسا
رہون مین سدا مست و میخوار تیرا

تو کر بے خبر ساری خبرون سے مجکو
الٰہی رہون اک خبردار تیرا

مین ہر درد اور مرض سے چھوٹ جاؤن
جو لگ جا محبت کا آزار تیرا

الٰہی وہ جلوہ محبت عطا کر
جو کردے مجھے عاشق زار تیرا

الٰہی عطا ذرہ درد دل ہو
کہ مرتا ہے بے درد بیمار تیرا

بنا اپنا قیدی کر آزاد مجکو
ہی آزاد سب سے گرفتار تیرا

جو جاگا سو سویا جو سویا سو جاگا
سُلا مجکو تا ہون مین بیدار تیرا

بھکاری ترا جاوے محروم کیونکر
کہ نت خوانِ بخشش ہی تیار تیرا

ترا خوان انعام ہی عام سب پر
ہی شاہ و گدا ہر نمک خوار تیرا

بھکاری کرورون ترے ہون نہ کیونکر
نہین کرنا معمول انکار تیرا

کوئی تجھسے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہی
مین تجھسے ہون یارب طلبگار تیرا

نہین اس سے زیادہ مجھے کوئی خواہش
ہر اک شے سے ہی وصل درکار تیرا

نہین دونون عالم سے کچھ مجکو مطلب
تو مطلوب مین ہون طلبگار تیرا

ہی جنت کی نعمت تو سب میرے سر پر
میسر ہوا ے کاش دیدار تیرا

مرے دل مین ٹک جلوہ فرما الٰہی
کہ تجھ بن ہی ویران یہ اب دار تیرا

نہین وصل افسوس قسمت مین میری
مین سایہ نمط گرچہ ہون جار تیرا

تو ہی جان و دل سے بھی نزدیک میرے
ولے آہ ملنا ہے دشوار تیرا

ہون باوصف اس قرب کے دور ایسا
ستاتا ہے پھر ہجر خونخوار تیرا

یہ قُرب و معیّت ہے پھر بعد ایسا
نہین کُھلتا یارب یہ اسرار تیرا

حجابِ خودی میرا یارب اُٹھاوے
کہ تا دیکھون بے پردہ دیدار تیرا

ذرہ آپ اپنے مین امداد آ تو
کہ ہے کون تو کیا ہے گفتار تیرا

تو کر صیقل آئینہ دل نامِ حق سے
کہ تا جلوہ گر اُسمین ہو یار تیرا

زبان سے طرف دلکے مشغول ہو تو
وہین جلوہ فرما ہی دلدار تیرا

اُٹھا غم رکھ امید امداد حق سے
تجھے غم ہی کیا رب ہی غمخوار تیرا

نہ ڈر فوج عصیان سے گرچہ بہت ہے
کہ ہے رحم حق کا مددگار تیرا

اُسی کی تو خدمت مین رہ دلسے ہردم
تو چاکر ہے اُسکا وہ سردار تیرا

تو پڑھ اس مناجات کو پنج وقتی
کہ تا جاوے ہر غم یہ آزار تیرا

الٰہی قبول ہو مناجات میری	کہ رد کرنا ہرگز نہین کار تیرا
نبی کریم آل و اصحاب سب پر	درود اور سلام ہووے ہر بار تیرا
مرے پیر اُستاد ماں باپ پر بھی	الٰہی رہے رحم بسیار تیرا

غزل نعتیہ

کرکے نثار آپ پہ گھربار یا رسولؐ	اب آپڑا ہون آپکے دربار یا رسولؐ
عالم نہ متقی ہون نہ زاہد نہ پارسا	ہون اُمتی تمھارا گنہگار یا رسولؐ
اچھا ہون یا بُرا ہون غرض جو کچھ ہون سو ہون	پر ہون تمھارا تم مرے مختار یا رسولؐ
کس طرح آہ مین کرون خدمت مین حال عرض	ہون خجلتِ گناہ سے سرشار یا رسولؐ
ذات آپکی تو رحمت و شفقت ہی سربسر	مین گرچہ ہون تمام خطاوار یا رسولؐ
کرکے نہ میرے فعل بُرون پر نگاہ تم	کیجو نظر کرم کی بس اکبار یا رسولؐ
جسدن تم عاصیونکے شفیع ہوگے پیشِ حق	اُسدن نہ بھولنا مجھے زنہار یا رسولؐ
لیجو خدا کے واسطے اُسدم مری خبر	عصیان کا میرے جب کھلے اخبار یا رسولؐ
تمنے بھی گر نہ لی خبر اس حالِ زار کی	اب جا کہان بتاؤ یہ ناچار یا رسولؐ
دونون جہان مین مجکو وسیلہ ہی آپکا	کیا غم ہی گرچہ ہون مین بہت خوار یا رسولؐ
کیا ڈر ہی اُسکو لشکرِ عصیان و جرم سے	تمسا شفیع ہو جسکا مددگار یا رسولؐ
گھیرا ہی ہر طرف سے مجھے درد و غم نے آہ	اب زندگی بھی ہوگئی دشوار یا رسولؐ
ہو آستانہ آپکا امداد کی جبین	اور اُس سے زیادہ کچھ نہین درکار یا رسولؐ

غزل نعتیہ

ذرا چہرہ سے پردہ کو اُٹھاؤ یا رسول اللہ	مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ

کرو روئے منور سے مری آنکھون کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

اُٹھاکر زلفِ اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیان ہو تم وسیلہ بیکسان ہو تم
تمھین چھوڑ اب کہان جاؤن بتاؤ یا رسول اللہ

پیاسا ہو تمھارے شربتِ دیدار کا عالم
کرم کا اپنے اک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمھارا اور ہو محبوب تم اُسکے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سُناؤ یا رسول اللہ

چھپین خجلت سے جاکر پردۂ مغرب مین ماہ و خور
گر اپنے حُسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ

لگے گا جوش کھانے خودبخود دریائے بخشایش
کہ جب حرف شفاعت لب پہ لاؤ یا رسول اللہ

یقین ہو جائیگا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدان مین شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہون تمھارا اُمتی عاصی
گنہگارون کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ

ہوا ہون نفس و رشیطان کے ہاتھونسے بہت رسوا
مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ نیک ہون یا بد تمھارا ہو چکا ہون مین
تم اب چاہو ہنساؤ یا رُلاؤ یا رسول اللہ

کرم فرماؤ ہمپر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم و عصیان پر نہ جاؤ یا رسول اللہ

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھون
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

مشرف کرکے مجکو کلمۂ طیب سے اپنے تم
پھر اب نظرون سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہون بے طرح گردابِ غم مین ناخدا ہوکر
مری کشتی کنارہ پر لگاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ ہون نہ لائق وان کے پر اُمید ہے تمسے
کہ پھر مجکو مدینہ مین بُلاؤ یا رسول اللہ

حبیبِ کبریا ہو تم امام انبیا ہو تم
ہمین پھر خدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ

شرابِ بیخودی کا جام اک مجکو پلا کر اب
دوئی کے حرف کو دل سے مٹاؤ یا رسول اللہ

بہت بھٹکا پھرا مین وادیِ فرقت مین جون وحشی
کرم فرماؤ ابتو مت پھراؤ یا رسول اللہ

مشرف کرکے دیدارِ مبارک سے مجھے اکدم
مرے غم دین و دنیا کے بھلاؤ یا رسول اللہ

خدا کے واسطے رحمت کے پانی سے مرے آکر
تبِ ہجران کی آتش کو بجھاؤ یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنے دامِ عشق مین امداد عاجز کو
بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑا دو یا رسول اللہ

غزل نعتیہ

مکہ مین ہون پر ہی ہوسِ کوے مدینہ
دے ہی رُخ کعبہ خبر روے مدینہ

لانے لگی اب بادِ صبا بوے مدینہ
دل اُڑنے لگا ہو کے ہوا سوے مدینہ

پہونچا دے مجھے منزلِ مقصود کو جلدی
یارب ہی لگی دلکو تگ و پوے مدینہ

ابتو یہ تمنا ہی کہ یہان کعبہ کے جون گرد
قربان ہون بگردِ سرِ ہر کوے مدینہ

گرچہ ہین بہت شہر جہا نمین خوش و دلچسپ
لیکن ہی عجب دلبر و دلجوے مدینہ

حاصل ہی بہشت اسکو یہان اور وہان بھی
جو دل سے ہوا ساکن پہلوے مدینہ

دل غرقِ حلاوت ہی دہن ہی شکرستان
طوطی زبان ہی جو ثنا گوے مدینہ

انہارِ فیوضات ہین عالم مین جہانتک
ہی اصل مگر سب کی وہی جوے مدینہ

وہ چھوٹ گیا بندِ دو عالم سے سراسر
جو پھنس گیا اندر خمِ گیسوے مدینہ

محفوظ ہی آفاتِ دو عالم سے وہ مومن
کی جس نے سکونت تہ بازوے مدینہ

خوش آوے کب اُس شخص کو خوشبوئی دو عالم
ہی جسکے بسی مغز مین خوشبوے مدینہ

کس ذوق سے لپٹے ہی کلام اپنا زبان سے
جب ہووے زبان اپنی مدح گوے مدینہ

ایذا کے عوض دیتے دعا سنگدلون کو
دل نرم تھے کیا سرورِ خوشخوے مدینہ

کب پوچھتا عاشق کوئی خوبانِ جہانکو
ہوتا نہ اگر پرتوِ مہروے مدینہ

امداد سے نت گوہرِ صلوات و سلامی
یارب ہو نثارِ رشۂ نیکوے مدینہ

غزل نعتیہ

سکے ہی شوقِ نبی آ یہ آکر چلو مدینے چلو مدینے
مین ہونگا دلسے تمہارا رہبر چلو مدینے چلو مدینے

صبا بھی لانے لگی ہی اب تو نسیم طیبہ
کہے ہے شوق اب ہوا مین اُڑ کر چلو مدینے چلو مدینے

خدا کے گھر مین تو رہ چکے بس عمر بھی آخر ہوئی ہے آخر
مرینگے اب تو نبی کے در پر چلو مدینے چلو مدینے

شہر شہر کیون پھر رہی مارا جو دونون عالم کی چاہ دولت
تو سر قدم ہو کے دوڑیے کر چلو مدینے چلو مدینے

یہ جذب عشق محمدی ہین جو انکو امت کے کھینچتے ہین
کہے ہے ہر دل جو ہو کے مضطر چلو مدینے چلو مدینے

جو کفر و ظلم و فساد عصیان ہر اک شہر مین ہوئے نمایان
تو دین اسلام اُٹھے یہ کہکر چلو مدینے چلو مدینے

رجب کے ہوتے ہین جب مہینے بہر ہین شوق نبی سے سینے
صدا یہ آئے ہین کو بکو ہے چلو مدینے چلو مدینے

ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوج عصیان نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے

غزل

نہ دیکھا داغ دل گلزار کو دیکھا تو کیا دیکھا
نہ دیکھا خار مین گل خار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اگرچہ کوے جانان مین بھی پھر پھر کے سر مارا
نہ دیکھا یار کو گھر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا

تماشائے دو عالم ہے مرے دلدار کا کوچہ
جہان کے گلشن و بازار کو دیکھا تو کیا دیکھا

رخ رخشان جانان کی تجلی چاہیے دیکھے
مہ و خورشید کے انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

کف پا کی صفائی کیسے دلدار کی دیکھو
اگر آئینہ جوہر دار کو دیکھا تو کیا دیکھا

نہ دیکھا برش تیغ نگاہ یار کو تم نے
اگر شمشیر کی اک دھار کو دیکھا تو کیا دیکھا

ہماری چشم سے لعل و گہر کی دیکھ کے بارش
سما پر ابر گوہر بار کو دیکھا تو کیا دیکھا

لب و دندان دلبر کی چمک آب و تاب کو دیکھو
اگر لعل و در شہوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

یہان نوک مژہ پر لخت دل کی دیکھ جانبازی
وہان منصور صاحب دار کو دیکھا تو کیا دیکھا

طبیبون نے علاج مرض اپنا خوب کر دیکھا
نہ دیکھا حال دل بیمار کو دیکھا تو کیا دیکھا

نہ دیکھا ایک بھی تمنے اگر درد جدائی کو
فلک نے گرچہ لاکھ آزار کو دیکھا تو کیا دیکھا

یہان جو دیکھنے کا ہے اسیدم دیکھ لے غافل
نہ دیکھا اول آخر کار کو دیکھا تو کیا دیکھا

دل مضطر مین ظاہر یار کو تھا چاہیے دیکھا
نہ دیکھا سایہ مین انوار کو دیکھا تو کیا دیکھا

نظر جب گُل گئی اپنی جسے دیکھا اُسے دیکھا
نہ دیکھا آپ مین دلدار کو دیکھا تو کیا دیکھا

ادھر دیکھا اُدھر دیکھا جدھر دیکھا اُسے دیکھا
نہ دیکھا یار مین اغیار کو دیکھا تو کیا دیکھا

اسے دیکھا اُسے دیکھا نہ یہ دیکھا نہ وہ دیکھا
نہ دیکھا ایک کو دوچار کو دیکھا تو کیا دیکھا

ہمارے شعر امداد آلہی سے ہین ٹک دیکھو
اگرچہ دفتر اشعار کو دیکھا تو کیا دیکھا

غزل

پر نعم فیض توکل سے ہی بس خوان اپنا
یکتا ہی سنگ قناعت پہ سدا نان اپنا

تلخی صبر مین حاصل ہی حلاوت دل کو
شاکر شکر سے شیرین ہی لب جان اپنا

طوق تفویض ورضا کا ہی گلے مین اپنے
تیغ تسلیم پہ سر کرتے ہین قربان اپنا

بھوک اپنی ہی خورش پیاس ہی اپنا شربت
پوشش اپنی ہی لباس تن عریان اپنا

پائمالی ہے ہمین تاج و سریر شاہی
فوج غم بے سروسامانی ہی سامان اپنا

لالہ وگلشن وگل کی نہین پروا ہمکو
کثرت داغ سے سینہ ہی گلستان اپنا

خوابگاہ اپنی ہی اک خاک کی مٹھی آخر
کیون عبث کھینچین پھر ہم چرخ پہ ایوان اپنا

دوستی کی رہی اب کس سے توقع یارو
جب ہوا دشمن جان دل سا مہربان اپنا

درد وغم کا مرے دردی ہی نہ کوئی غمخوار
غم ہی غمخوار ہی اور درد ہی درمان اپنا

آسکے غیر مرے خانۂ دل مین کیسے
کہ خیال رخ دلدار ہی دربان اپنا

وسعت دل کی کیا کرتے ہین سیر اے امداد
کہ یہی باغ ہے اپنا یہی میدان اپنا

کون سنتا ہے کہو اپنی پریشانی کو
ہو پریشان جو سُنے حال پریشان اپنا

غزل نعتیہ

ہو جائے مرا شوق ہی رہبر کسی صورت
جون نقشِ قدم جا پڑون در پر کسی صورت

ہے سر مین ہوائے کششِ شوقِ مدینہ
جون باد صبا پہونچون گا اُڑ کر کسی صورت

ہے بلبلِ دل شائق گلزار پیمبرؐ
بے دیکھے نہ ٹھہرے گا یہ مضطر کسی صورت

جون نقشِ قدم سر نہ اُٹھاؤن ترے در سے
گر جا پڑون مر مر کے وہان پر کسی صورت

کھایا کرون بس ٹھوکرین زوّارونکی تیرے
اے کاش ہون در کا ترے پتھر کسی صورت

اے ماہ روش کیجے گزر ٹک تو ادھر بھی
ہو جائے مرا گھر بھی منور کسی صورت

دین ساقی کوثر جو مجھے بادۂ الفت
چھوٹے نہ لبون سے مرے ساغر کسی صورت

ہو جا کہین سر سبز مرا نخل تمنّا
آ جائے نظر گنبدِ اخضر کسی صورت

ہو مغز پریشان وہین مشکِ ختن کا
کھل جائے جو وہ زلفِ معنبر کسی صورت

غزل نعتیہ

ذکر کر ذکر خدا اور ہے تذکیر عبث
جز کلام حق کے ہے ہر بات مین تقریر عبث

حمد حق مین ہو و یا نعت پیمبر مین رقم
پہلے ان دو نونسے ہے ہر باب مین تحریر عبث

لکھ سکے کون یہان حمدِ خدا نعتِ رسولؐ
جز خدا اور کی اس فن مین ہے تسطیر عبث

لائی ہے باد صبا بوئے قدوم احمدؐ
کب خوشی سے ہے ہنسی غنچہ کی تصویر عبث

آئی ہے شاہ کی دنیا مین نوید مقدم
قصر شادی کی نہ ہر گھر مین ہے تعمیر عبث

سیکھتے حق سے رہے سارے علوم حکمت
یان کے آنے مین نہ تھی شاہ کی تاخیر عبث

پیر کے دن جو ہوئے پیر دو عالم پیدا
پیر ایام ہے دن پیر کا نے پیر عبث

نور احمدؐ سے منور ہے دو عالم دیکھو
دیکھتے ہو مہ و خورشید کی تنویر عبث

آپ کے عتبۂ عالی کا بیان ہو کس سے
عرش کی اُسکے مقابل مین ہی توقیر عبث

روے اسلام سے اُنکے نرہا کفر کا نام
یار و اب زلفِ بتان کی بھی ہے تکفیر عبث

اُٹھ گیا ہے کسی گلرنگ کا پردہ مُنھ سے
ہی نہ رنگِ رخِ گلشن مین یہ تغیر عبث

آپکے بخشش و انعام کی کچھ حد ہی نہین
ہی قلیل آپ کا بس اور کی تکثیر عبث

چاہیے عشقِ محمدؐ مین مسخر ہونا
کیا کرین ملک سلیمان کی تسخیر عبث

دل مین کافی ہے خیالِ رخِ انور تیرا
شمع و مصباح کی اُس گھر مین ہی تنویر عبث

جسم اپنا نہو ! ہاے مدینے کا غبار
اس مس عیب کے حق مین ہوئی اکسیر عبث

دیکھیے کب ہو میسر مجھے وصلِ محبوب
ہوگئی اب تو مری آہ کی تاثیر عبث

شکل کو بھی تو نہ چاہا کہ ہو شبہِ محبوب
منع کی حق نے کہ ہی کھینچنی تصویر عبث

غزل

ہو کے بس شیفتۂ نقشۂ تصویر عبث
جان بے جان کو دیکر نہو دلگیر عبث

خواہش نام و نشان یان کا ارادۂ تعمیر عبث
مثل امواج کے پانی پہ ہی تحریر عبث

ہوگئے سیکڑون گھر مثل بگولہ برباد
بس بلند اتنی یہان کرتے ہو تعمیر عبث

مثل انجم کے ہین گردش مین یہان اہل فروغ
ہی فلک سے طلب عزت و توقیر عبث

چین و آرام ہی کس کو کہو اسکے نیچے
چرخ سے ہی ہوس راحت تیسیر عبث

دیکھ غنچے کو کہ آخر ہے گلِ پژمردہ
ہے جوان ہنستا ہی کیا دیکھ سوئے پیر عبث

بلبلا سا نہ اُبھر بحر جہان مین اتنا
دم مین ہوگا یہ ترا نقشۂ تعمیر عبث

مارتا آپ کو تا کیمیا خود بن جاتا
مار اگر یار سے کو اے صاحب اکسیر عبث

لطف جینے کا اگر پاس ہو جان بخش بنا
ورنہ جون خضر ہی بس عمر کی تکثیر عبث

کیمیا اپنی ہے خاکِ قدمِ یار اے دل
کس لیے کرتا ہی پھر خواہش اکسیر عبث

ڈھونڈھتا پھرتا ہی دو شمع لیے کچھ تو ضرور
یہ فلک کی نہین دن رات کی تدویر عبث

اے عروضی مری موزون طبع کے آگے
تیری فعلن فعلاتن کی ہی تقریر عبث

مسکن اس بحر فنا مین نہ بنا تو امداد
صورت بلبلا پانی مین ہی تعمیر عبث

غزل

ہو کے مین شیفتۂ زلف گرہ گیر عبث
لی بلا سر پہ ہوا پاے بزنجیر عبث

ہنستے ہو کیا مری گر ہو گئی تدبیر عبث
جملہ تدبیر کو کر دیتی ہی تقدیر عبث

گردش بخت سے اپنے ہین ستائے ہم آپ
پھر تو پھر پھر نہ ستالے فلک پیر عبث

آپکی چین بہ جبین ہمکو سلاسل بس ہی
پابزنجیر کو پھر کرتے ہو زنجیر عبث

سر بکف مین ہون یہان آپ ہین شمشیر بکف
اب شہادت مین مری کرتے ہو تاخیر عبث

تیغ ابرو کا اشارہ ہی تمھارا کافی
تیز کرتے ہو مرے قتل کو شمشیر عبث

ضعف تن سے ہون ہوا سا نہ پھنسونگا ہرگز
زلف پر باد سے دکھلاتے ہو زنجیر عبث

خواب غفلت سے جگاتے ہین یہ جون حشر کا شور
تیرے مستون کی نہین نالۂ شبگیر عبث

قوس ابرو سے ذرا تیر نگہ کو چھوڑو
لو لگا سینہ پہ بجائیگا ترا تیر عبث

عشق کہتا ہی کہ کر نہر لہو کی جاری
تو روان کرتا ہی فرہاد جوئے شیر عبث

چشم بدبین دل بدخواہ مین اے امداد
چرخ پر مارتا ہی آہ کا کیون تیر عبث

غزل

گرچہ سر مارا بہت سب گئی تدبیر عبث
سچ ہی پیشانی کی ہوتی نہین تحریر عبث

قسمت اُلٹی نے مری لا اُسے در سے اُلٹا
ہو گئی جذب محبت کی وہ تاثیر عبث

دلمین آئے غم دلبر تو رکھون آنکھون مین
ایسے مہمان کی کیونکر کرون تحقیر عبث

اُنکی زلفونکے تصور مین ہی یہ آہ وفغان
کب ہی نالہ مرا پابستۂ زنجیر عبث

ضرب اک مارتا خسرو کے دل سنگین پہ
کوہکن تیشہ سے کی کوہ کی تکسیر عبث

مجھسا دیوانہ بھی زندانمین ٹھہرتا ہی کہین
یار و پانونمین مرے پڑتی ہی زنجیر عبث

غزل

نام اُسکا دفتر عشق مین ہرگز رقم نہین
اول قدم پہ جسکا یہان سر قلم نہین

بے مرگ زندگی وصال صنم نہین
موجود کب وہ ہو ہی جو اول عدم نہین

ہے کون سا تیا ترا جسپر کرم نہین
مخمور تیرے دور سے پر ایک ہم نہین

کرتا ہی تو کبوتر دل کو جو میرے ذبح
کیا تجھکو پاس حرمت صید حرم نہین

ہمپر جفاؤ جور جو کچھ ہے نصیب سے
ورنہ طریق یار کا جور و ستم نہین

بھولا نہ تخم عشق مرا ورنہ چشم ودل
گرمی مہر وابر بہاری سے کم نہین

غمگین ہمارے غم مین ہی عالم مگر ہمین
غم ہی تو بس یہ غم ہی کہ کچھ بھی تو غم نہین

روتی ہی خلق میری خرابی کو دیکھکر
روتا ہون مین کہ ہاے مری چشم نم نہین

اے شمع جان صحبت پروانہ مغتنم
ورنہ یہ پھر معاملہ تا صبح دم نہین

منعم نہ کر غرور کہ بازار عشق مین
جز نقد جان پرستش دام و درم نہین

امداد رکھ کے سر نہ اُٹھا در سے یار کے
اور اس سے زیادہ کوئی جگہ محترم نہین

غزل

عرش برین پہ آپ ہین زیر زمین ہو نہین
ملنا کہان نصیب ہو کہ کہین تم کہین ہو نہین

گر تخت حسن وناز پہ ہین آپ جلوہ گر
اقلیم عشق مین شہ مسند نشین ہو نہین

مثل نظر ہو آپ کا آنکھونمین میرے گھر
باوصف ایسے قرب کے بس دوربین ہو نہین

ہی بو وگل کیطرح سے مجھ تجھ مین ربط آہ
پھر ڈھونڈتا غضب ہے کہین کا کہین نہ ہون

اے وائے بے نصیبی کہ ملنا نہین نصیب
سایہ کی طرح گرچہ جہان تم وہین ہونین

رہ تیری تکتے تکتے دم آنکھو نمین آرہا
آجا نظر کہین کہ دم واپسین ہونین

دامِ بلا مین کسکی تو امداد جا پھنسا
مدت سے جو پتا ترا پاتا نہین ہونین

غزل

دیکے دل دلدار کو جب ہو گئے آزاد ہم
آفرین وہ ہمکو دین اُنکو مبارکباد ہم

خانۂ ہستی کہ ہی بس تنگ جڑ سے کھود کر
ڈالتے ہین ابتو قصرِ عشق کی بنیاد ہم

خاک ہو کر آپڑے ہین اب توکوے یار مین
پر یہی ڈر ہی نہ پڑ جائین بدست باد ہم

ہین وہ ہم صیدِ ہوس پھر جاکے پھنستے دام مین
چھوٹ جاتے گر قفس سے تیرے اے صیاد ہم

چرخ مین ہین جیسے کھائی عشق کی ہینے ہوا
ہو رہے ہین اب تو گویا آسیای باد ہم

مرغ دل اپنا جو اُسکے دام زلفو نمین پھنسا
پھنس گئے پر سب بلاؤن سے ہوئے آزاد ہم

ہم تڑپنے سے چھٹین گے تو ہماری فکر سے
ذبح کر احسان ترا مانینگے اے صیاد ہم

بس ہی اپنا ایک بھی نالہ اگر پہونچا وہان
گرچہ کرتے ہین بہت سے نالہ و فریاد ہم

ہین کفن بردوش سر برکف تامل کیا ہی پھر
قتل کر ہمکو ترے قربان ہون اے جلاد ہم

بال بال اپنا ہے نشتر ہر بنِ مو سے لہو
ہی روان خود کیا کرین پھر تجکو اے فصاد ہم

قصرِ جنت کا رہے تم کو مبارک واعظو
ہو چکے ہین ابتو کوے یار مین آباد ہم

زہد و تقویٰ و عبادت کا سہارا ہی نہین
اور یہان رکھتے نہین جز فضلِ حق کچھ زاد ہم

آہ اپنے آپ کو کرتے ہین بس خوار و تباہ
اپنے دشمن آپ ہین پھر کس سے چاہین داد ہم

ہم نہ شاعر ہین نہ مُلّا ہین نہ عالم ہین اسلئے
رکھتے ہین ہر باب مین اللہ سے امداد ہم

اے خدا بخش اس زمین مین لکھ غزل اک اور تو
تاکہ جانین شعر گوئی مین تجھے اُستاد ہم

غزل

اپنے ہاتھوں سے ہوئے جاتے ہین بس برباد ہم ۔ یا الٰہی کس سے تجھ بن جا کرین فریاد ہم
آپ پر کرتے ہین ظلم اور اپنے ہی منقاد ہم ۔ آپ ہی مظلوم ہین اور آپ ہی بیداد ہم
باغ عالم مین ہین با آہ و فغان آزاد ہم ۔ آپ ہم قمری ہین اور ہین آپ ہی شمشاد ہم
داغ دل گلشن ہے اپنا مرغ دل ہے نالہ گر ۔ آپ ہی ہم گل ہین اور ہین بلبل ناشاد ہم
عشق کے صحرا مین اپنا آپ کرتے ہین شکار ۔ آپ ہی ہم صید ہین اور آپ ہی صیاد ہم
ہو گئے جب محو دلبر عشق پھر کس کا رہا ۔ آپ ہی شیرین ہوئے اور آپ ہی فرہاد ہم
قتل اپنے آپ کو کرتے ہین بے تیغ و تیر ۔ آپ ہی مقتول ہین اور آپ ہی جلاد ہم
دے ہین اپنے آپ کو فقر و فنا کا ہم سبق ۔ آپ ہی شاگرد ہین اور آپ ہی اُستاد ہم
آپ ہی اچھے ہین اور ہین آپ ہی سب سے بُرے ۔ الغرض جو کچھ ہین پر ہین جامع اضداد ہم
بے نشان بے نام ہین ذیشان ہین اور ہین نامور ۔ جو کہو سب کچھ ہین پھر ناچیز بے بنیاد ہم
علم اپنا جہل ہے اور جہل اپنا علم ہے ۔ ہین اسی دانش سے یارو صاحب ارشاد ہم
اپنے دشمن آپ ہین اور آپ ہی ہین اپنے دوست ۔ آپ کو کرتے ہین ویران تا کہ ہون آباد ہم
کیون نہ گل خار مین ظلمات مین آب حیات ۔ ہو گئے آباد تر جتنے ہوئے برباد ہم
ہے بہار ہمکو خزان مین اور خزان اندر بہار ۔ غم ہے شادی مین ہمین اور غم مین ہین بس شاد ہم
شادی و غم اپنا محو لطف و قہر یار ہے ۔ ہے مساوی ہمکو گر ہون شاد یا ناشاد ہم
ہے برابر ہمکو قہر ہجر و لطف وصل یار ۔ عاشق ذاتی ہین اُنکے ہر طرح منقاد ہم
ہمسے ہمپر آپ ہی ظلم و ستم ورنہ بحق ۔ یار کو کب جانتے ہین ظالم و بیداد ہم
ہین نہ یہ شعر و غزل ہے اپنی مجذوبانہ بڑ ۔ بڑ نہین عشاق کو کرتے ہین کچھ ارشاد ہم
ڈر ہے کیا فوج گنہ سے ہے خدا بخش اپنا نام ۔ اور تیسر سے کہتے ہین اللہ کی امداد ہم

غزل

غم جانان نہ لین کیون جان مین ہم شادمان ہوکر   کہ یہ وہ درد ہی دل مین رہی درمان جان ہوکر
رہو ہو پردۂ دلمین مرے پیارے نہان ہوکر   ذرہ تو جلوہ گر ہو جاؤ آنکھون مین عیان ہوکر
نہ رکھین کیون نہ ہم پوشیدہ سر الفت جانان   کہ عظمت اسم اعظم کو ملی آخر نہان ہوکر
نہ کیون ہو تخم بلکر خاک مین سرسبز وبار آور   ہوئے ہم نامور ذیشان کہ بے نام ونشان ہوکر
نکالین بحر الفت سے دُرِ مطلوب وہ جنکے   نکلکر بہ گیا آنکھونسے دل اشک روان ہوکر
اُٹھایا بارِ غم تونے دلا صد آفرین تجکو   لیا کوہ گران سر پر ضعیف وناتوان ہوکر
ہمارے غم کے گھر مین خواب راحت آسکے کیونکر   کہ صورت اُنکی آنکھونمین پھرے ہی پاسبان ہوکر
ادب بند نہان ہی کیا کہون کچھ کہہ نہین سکتا   کہ دلکے دلمین رہجاتے ہین بس شور وفغان ہوکر
ہمین پروا کب ہی لالہ وگلزار وگلشن کی   دکھاتا داغ دل ہی سیر ہمکو بوستان ہوکر
کہان جاوے کہ کرکے ترک جو گھر بار کو اپنے   درِ جانان پہ آ بیٹھا ہو نقش آستان ہوکر
کہان جائی کسے ڈھونڈھے نہو جسکا کوئی تجھ بن   پڑا ہو جبکہ آ در پر ترے بےخانمان ہوکر
ترے قربان پیارے مت اُٹھا امداد کو در سے   مریض عشق تیرا آپڑا ہی ناتوان ہوکر
ملے ہی گوہر مطلوب بحر عشق سے اُنکو   کہ جنکے بہ گیا آنکھونسے دل اشک روان ہوکر

غزل

صوفی نہ شیخ عالم مسند نشین ہون مین   بندہ ضعیف وعاصی بس کمترین ہون مین
عاقل ہون یا دیوانہ ہون مجنون ہون یا ہوش   جو کچھ کہ ہون بہ عاشق ماہ جبین ہون مین
گمنام بے نشان ہون ذیشان ہون نامور   سب کچھ ہون اور جو پوچھو تو کچھ بھی نہین ہون مین
ظاہر ہون اور چھپا بھی ہون آنکھونمین جیسے نور   عالم مین سیر کرتا ہون خلوت گزین ہون مین

نہ رہین ہو اے ماہ ہے اے ناصح اسلیے
در در پھرون ہون اور کبھی خانہ نشین ہون مین

مت کر زکوۃ حسن سے محروم بہر حق
مسکین غریب عاجز و اندوہگین ہون مین

گرچہ ذلیل و خوار ہون امداد سا دلے
انگشتری خلق مین مثل نگین ہون مین

غزل

تپ غم سے جو دیدہ تر مین ہوتا خشک پانی ہے
تو بے آبی سے باغ دل مین اک سوز نہانی ہے

ہوا بازار شوق اب گرم ہے وہ شمع رو کس جا
کہ جان اپنی ہمین اس آتش رو پر جلانی ہے

نہ جا ہون کس لیے قاتل سے مین اپنی شہادت کو
کہ وان آب دم شمشیر یان تشنہ دہانی ہے

نہ اپنی آہ سوزان ہے دھوان سا رایگان جاتا
کہ پہونچانے کو کعبہ وصل تک مرکب دخانی ہے

مین طور عشق پر تیرے ہون گرچہ دفتر ارنی
نہین لاتا زبان پر کیونکہ خوف لن ترانی ہے

ادب بند زبان ہے عرض مطلب مین مرے ورنہ
گرہ مین اپنے خامہ کی شکایت کی کہانی ہے

ہمارے کاروان مین کب ہے جرس قیل و قال اہل
کہ راہ کشف مین گرہ دلیل طی لسانی ہے

ہے آواز جرس گویا جگانا رہزنون کا بس
زبان کا کھولنا غارت گر سر نہانی ہے

صدف کی جون رہیگا منہ کھلا اسکا قیامت تک
جہان خامہ سے دائم مثل دریا درفشانی ہے

جو ہین ہم صاف مشرب سمجھے ہے ہر قوم اپنا سا
کہ اپنے رنگ پر ہر ظرف لیتا صاف پانی ہے

غزل ور اس زمین مین پڑھکہ امداد الہی سے
حلاوت بخش عالم کو تری شیرین زبانی ہے

غزل

تپ ہجران مین جی جلتا ہے جا آنکھو نسے پانی ہے
اجی دیکھو تو اس بارش مین کیا آتش فشانی ہے

حریف نفس کب ہو عقل جو بحر معانی ہے
کہ روغن پر کبھی غالب نہین ہو سکتا پانی ہے

ہے اپنا نطق ہر نکتہ مین سو تنگ شکر دکھتا
حلاوت بخش تلخون کو مری شیرین زبانی ہے

ہی بیدردون سے اپنے درد کی کرنی دوا ایسی — کہ نوکِ خار یا کو نیش کژدم سے اٹھانی ہی
نہین ہی کسر شان ہونا مقید بند علت مین — مثالِ اسم اعظم بلکہ خود عظمت بڑھانی ہی
گل آسا صبح پیری مین وہ ے حسرت کے خمیازے — جو کھوتا خواب غفلت مین شب قدر جوانی ہی
ہو زر آتش مین گم ہو جا تو خاکستر سے ملتا ہی — جوانی کا عمل پیری مین پیری مین جوانی ہی
لیے جاتا ہی کوثر ساتھ صحراے قیامت مین — کہ جو اشک ندامت سے لیے آنکھو مین پانی ہی
ہمارے جرم سے چین بر جبین کیون عفو ہو اسکا — کہ آئینہ کو بدصورت سے کب ہوتی گرانی ہی
سکے ہی دیکھنا با دیدہ کثرت نور وحدت کو — کہ حرف و جسم ہر اک شاہد روح و معانی ہی
نہ کیون ہو رنگ آئینہ کا ہر سوے روشن گہ — مجھے زشتی سے حاصل کعبہ مقصود جانی ہی
عبث کھاتا ہی فکر رزق مین غم سخت انسان کیون — کہ تاب خور سے پتھر مین غذاے لعل کانی ہی
بڈارین قہر سے گر وہ نہین شکوہ ہمین انسے نکالین — بلاوین مہر سے اپنی تو انکی مہربانی ہی
بلاوین مہربانی ہی بڈارین کچھ نہین شکوہ — ہمین انکی بہر صورت بجا مرضی کو لانی ہی
مثال جان و تن ہی مجھ مین اسمین قرب پھر دوری — نہین کھلتا ہی اے امداد کیا سر نہانی ہی
نہ دو ناشاد کو آرام دن کو اور نہ شب کو تم — اجی اے دل تمھین کیا عادت ایذا رسانی ہی

غزل

رخ سے کاکل اٹھا دیا کسنے — رات مین دن دکھا دیا کسنے
لاکھ کو ایک ایک کو لاکھون — کر کے ظاہر چھپا دیا کسنے
عرشی و فرشی بھی جسکو پا نہ سکین — میرے دل مین سما دیا کسنے
ڈھوندھنے نکلے آپ کو کھویا — مجکو اس مین گما دیا کسنے
ابر گریان مین برق حسن دکھا — روتے روتے ہنسا دیا کسنے
منھ تو عاشق سے پھیرا تو نے اسے — ہنستے ہنستے رلا دیا کسنے

ہے نہ عالم مین وہ تو عالم مین ‌ ‌ ‌ شور اُس کا مچا دیا کسنے
نغمۂ سرمدی سُنا کے ہمین ‌ ‌ ‌ مست و بیخود بنا دیا کسنے
شعلۂ رخ دکھا کے اپنا ہمین ‌ ‌ ‌ سر سے پا تک جلا دیا کسنے
عشق معشوق عاشق اک کہکر ‌ ‌ ‌ سرّ وحدت سُجھا دیا کسنے
ہین تو نام و نشان مٹا بیٹھا ‌ ‌ ‌ شہرہ میرا اُڑا دیا کسنے
اول آخر عیان نہان ہوکر ‌ ‌ ‌ حرف شرکت مٹا دیا کسنے
شخص واحد ہے سیکڑون مین نام ‌ ‌ ‌ ایک کو سو بنا دیا کسنے
ہنستے ہنستے جو دم مین رونے لگی ‌ ‌ ‌ شمع تجکو جلا دیا کسنے
حسن لیلےٰ دکھا کے اے امداد ‌ ‌ ‌ تجکو مجنون بنا دیا کسنے

غزلیات فارسی

اگرچہ بیخود و مستم ولے ہشیار میگردم ‌ ‌ ‌ بباطن شاہ کونینم بظاہر خوار میگردم
مرا ربطیست باجانان چو نور خور بقرص آن ‌ ‌ ‌ بصورت زو جدا من گرچہ سایہ وار میگردم
جو دیدم روے خوبش را بہر جائے بہر رنگے ‌ ‌ ‌ ازین در بحر و برّ در کوچہ و بازار میگردم
عجب بیخود و بدمستم کہ طرفہ ماجرا این ست ‌ ‌ ‌ کہ دلدارے ببر دارم پئے دلدار میگردم
ز چشمت می بیخواری رسید از لب مستان قند ‌ ‌ ‌ چو من باین نہ با آنم ز حرمان خوار میگردم
چو شد منظور قتل من تغافل چیست اے قاتل ‌ ‌ ‌ کہ سر بر کف کفن بر دوش گرد دار میگردم
شراب شوق عالم را تو میطلبی و مے بخشی ‌ ‌ ‌ مگر محرم گرد خانۂ خمار میگردم
مرا نافع نخواہد شد نصیحت ناصحا ہرگز ‌ ‌ ‌ کہ سودائیش بسر دارم نہ من بیکار میگردم

بیا نور محمد کن دل امداد را روشن
کہ عکس نور بے کیفم پئے انوار میگردم

جواب خط شاہ سید علی احمد صاحب تخلص صلّ علی احمد انبیٹھوی

چو آمد ساقی مشکل کشا دشوار کار من
صبا آورد چون بوئے گل وصل نگار من
بحمد الله چه راحت یافت جان بیقرار من
خبر آمد خط آمد قاصد آمد هم پیام آمد
باین شکرانه بر دیده نهادم پائے قاصد را
چو من منظور جذب اشتیاقم در جناب تو
پس از مدت بر آمد آرزوی جان و دل یعنے
بدے ذوق حیات من بسا تلخ از غم هجران
بدیده گریه لب نالان بجانم سوز تن لرزان
بعین گریه من خندان وهم در خنده من گریان
گہے گریان وگہ خندان گہے حیران گہے نالان
نمیگردد بیان شوق وصل وشکوهٔ هجران
که آمد نامهٔ خوش ناگهان صلّ علی احمد
ادائے شکر آن ساقی نه گردد از زبان و دل
بیاد خود نگهدارش ز مشغولی غیر حق
ز لطف چشم آن دارم که دایم همچنین جاری
کنم تحریر اے امداد تا کے شوق وصل او

بیک جرعه ز مے بکشود عقد دلفگار من
بر آمد بر ہوائے شوق این مشت غبار من
که آمد ناگهان نامه ز کوئے شہریار من
دلم حیران که باشد بر کدامی جان نثار من
که از نامه منور کرد چشم انتظار من
بجزم دوستان گوئید وبس عز و وقار من
سحر گردید از مهر خطت شبهائے تار من
خوشا این طالع شیرین که گشتے غمگسار من
همین تسکین دل بودے همین صبر و قرار من
بهار اندر خزان بود وخزان اندر بهار من
بجز این شغل یک لحظه نبودے روزگار من
غرض جز ذکر وفکر تو نبودے هیچ کار من
یکایک رفت غمهائے دل اندوه گار من
که از یک جرعه زان می برد کل رنج وخمار من
باحسانیکه یادم کرد اے پروردگار من
بماند در دولت یاد دل امیدوار من
رسد اے کاش جائے نامه آن نامی نگار من

غزل شوقیه ارکان حج

رفتم چو بمکه هوس کوئے تو کردم
دیدم رخ کعبه ذکر روئے تو کردم

محراب حرم گرچہ بہ پیش نظرم شد
من سجدہ ولے در خم ابروے تو کردم
چون حلقہ در کعبہ بصد عجز گرفتم
در گردن خود سلسلہ گیسوے تو کردم
سر مید ہد عالم پئے بوسہ حجر اسود
من میل بخال سیہ ہندوے تو کردم
در سعی وطواف و بحطیم وبمقامے
ہر سمت تمنا رخ نیکوے تو کردم
لبیک ودعا خوان ہمہ مخلوق بعرفات
چون قبلہ نما من دل خود سوے تو کردم
در عرصہ عرفات بپا حشر نمودم
چون یاد من آن قامت دلجوی تو کردم

قربانی حیوان بمنیٰ میکند عالم
قربان سر خود من بسر موے تو کردم

عرضی عبداللہ مسکین در مدح شریف عبداللہ بن عون بصنعت توشیح

شاد باش اے شاہ اقلیم عرب
رحمت حق بر تو بادا روز و شب
یا الٰہی دار سایش را دراز
فیض بخشش بر سر اہل حجاز
عون حق با تو بود اے ابن عون
باد خوش از تو غذاے ہر دو کون
دوستت خوش دشمنت بر باد باد
اہل حرمین از تو بس دل شاد باد
لنگر انعامت اے شاہ کرم
ہست جاری دائما بر ہر امم
این دعا گو ہم زخوان عام تو
بود نعمت خوار از انعام تو
نیست قوتش کشد کنون محتاج بخت
عین رحمت برکشا اے نیک بخت
در د باکن جاری دہ لقمہ مرا
نعمت دارین بخشد حق ترا
نام ممدوحت چو خواہی اے امیر
حرف اول از سر ہر مصرع گیر

شجرۂ قادریہ قمیصیہ منظومہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمامی حمدہائے محبوب مطلق	بذاتِ تو سزاوار است لایق
خداوندا بحق ذات پاکت	پذیرا کن مناجاتم برحمت
بآنکہ اسمہٗ احمدؐ محمدؐ	امام انبیا سلطان سرمد
بحقِ مرتضیٰؑ شاہ ولایت	خداوندا نما راہِ ہدایت
بحقِ شیخ حبیب عجمی شہ دین	دعایم را بفضلِ خویش بگزین
بحقِ خواجہ معروف کرخی	مرا محفوظ دار از شرِ چرخی
بحقِ شہ جنید آن شیخ بغداد	زقید دو جہان ما را کن آزاد
بحقِ عبدِ واحد بوالفضل شاہ	خداوندا کن از اسرار آگاہ
بحقِ بوالحسن ہنکاری ما حق	بہ تیغِ عشق خود کن سینہ ام شق
خداوندا بحقِ شاہِ جیلان	محی الدین غوث قطبِ دوران
بتاج الدین شاہِ عبدرزاق	بدہ جا الاکیم در راہ عشاق
بحقِ شیخ یحییٰ زاہد حق	مشرف ساز از دیدارِ مطلق
بآن عبدالوہاب بحرِ ثانی	مرا کن غرق در موجِ معانی
بحقِ احمدِ قدسی عاقل	نشان ماسوا مگزار در دل
بحقِ شاہ عبدالحق عالی	دلم را کن زحبِ غیر خالی
بحقِ حضرت قمیص الاعظم	بگریہ چشم را دہ عشق باہم
بحقِ شاہ محمد غوث ثانی	بدہ درد و غم و سوز نہانی

پس از حمد و ثنا صلوات بیحد	بدرگاہِ تو بندہ عرض دارد
خداوندا بحقِ شاہ لولاک	مرا کن از غم دنیا و دین پاک
عطا فرما طریقت با شریعت	دلم روشن کن از نورِ حقیقت
بحقِ شیخ حسن بصری الٰہی	ز سرِ خویش کن آگہ کماہی
بحقِ حضرتِ داؤد طائی	مرا از قید ہستی دہ رہائی
خداوندا بحق سری سقطی	ثباتم دہ براہ نیک بختی
بحقِ خواجہ بوبکر شبلی	بکن بر ما فشان خود تجلی
بحقِ بوالفرح آن شاہِ طرطوس	بکن ما را زرحمت خویش مانوس
بحقِ بوسعید آن شاہ بوالخیر	بکن محو از دلِ من الفت غیر
بکن خالی مرا از ہر خیالے	ولیکن آنکہ زو پیداست حالے
بحق شاہ زین الدینؒ الا	مزین کن مرا از دینِ تقوے
خداوندا بحق شاہ موسیٰ	بمانم برورت دائم جبین سا
بہ عبدالقادر راسی الٰہا	بملکِ معرفت کن شاد ما را
بحقِ شاہ مولانا مغربے	بگردان مدفنم در خاک یثرب
خداوندا بحق شاہ الیاس	پناہ خواہم بتو از شر خناس
بحقِ بومحمدؐ شاہ محمدؐ	عطا فرما مرا عرفان بیحد
بحقِ شاہ عبدالحق کامل	جمالِ خویش چشم ساز شامل

بحق شاہ سید عبدرزاق
بشیخ عبدالرحیم آن شاہ شہا
خداوندا بحق جملہ پیران
بغوث و فرد و ابرار و باوتاد
بخود مشغول و ار اندر حیاتم
خداوندا باین پیران عظام

بوصل خویش ما را دار مشتاق
شہیدم کن بہ تیغ عشق شاہا
مرا ہم در طریق شان پیران
بعشاق دل تباد و بزہاد
اگر میرم بدہ یارب نجاتم
بوقت مرگ کن بالخیر انجام

خداوندا بحق رحم علی شاہ
بحق حضرت **نور محمد**
بحق آل و ازواج بہ اصحاب
ز دست نفس کافر کیش خونخوار
بعصیان میشوم برباد اللہ
ہر آن شخصے کہ این شجرہ بخواند

باسرار لدنی ساز آگاہ
منور کن دلم از نور توحید
بجاہ اولیا ابدال و اقطاب
الہ العالمین ما را نگہدار
بیا و جلد کن **امداد اللہ**
مرا ہم از دعائے یاد آرد

رباعی

ہے برا اچھا جو سمجھے آپ کو
مردم دیدہ سے سیکھ امداد تو
اور بالا سب پہ کھینچے آپ کو
سب کو دیکھے اور نہ دیکھے آپ کو

عیدی

عیدگاہ ما غریبان کوئے تو
انبساط عید دیدن روئے تو
صد ہلال عید قربانت کنم
اے ہلال عید ما ابروئے تو

تمت

اخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس وقار، مجلس انتظامی
مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کیلئے اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۲- اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات ملحقہ و دیگر عہدہ داران جامعہ
اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں ایک ماہ کیلئے اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۳- طلبا میں جو مترجمہ [illegible] دو کتابیں بی اے اور ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے
کے طلبہ تین کتابیں ایم اے ایل ایل بی دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے۔
طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس [illegible] ہوں تو طلبہ سے بحساب

۴- مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں
ایک آنہ یومیہ فی کتاب ہرجانہ لیا جائیگا۔ سیکینگی مگر اس [illegible] فی

۵- بشرط موقع کتابیں گھر جاری کی جا سکینگی
بیرونی کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶- کتابیں گم ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری
عائد ہوگی۔

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ نہ
لگایا جائے۔

۸- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہ کی جا سکینگی۔ فقط